بارگاہ امیر المؤمنین و امام المتقین، قاتل الکفار و المشرکین خلیفۂ راشد عادل و برحق

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

میں بھی ضیا ہوں انکے غلاموں میں اک غلام
جو عندلیب گلشن خیر الانام ہیں
دور معاویہ تھا ضیا بخش کائنات
مدح علی رضی اللہ عنہ ہے ورد زبان معاویہ رضی اللہ عنہ
اسلام کو ہے فخر خلافت پہ آپ کی
ہر دشمن خدا کے لئے ہیں پیام موت
آپ، آفتاب چرخ شجاعت خدا گواہ
محبوب آفتاب رسالت بھی آپ ہیں
وارفتۂ جمال نبی ہیں معاویہ رضی اللہ عنہ
روپوش ہے وہ عظمت و سطوت کا آفتاب
وہ دبدبہ وہ جوش جوانی نہیں رہا
دل ہیں وہی، دلوں میں وہ ایماں نہیں رہے
یہ فخر اے ضیا ہے مسلماں کے واسطے

روشن ہے جن سے آج بھی تاریخ ملک شام
اسلام کی بہار ہیں، برحق امام ہیں
اصحاب رضی اللہ عنہم میں ہے آپ کی وہ برگزیدہ ذات
شان علی رضی اللہ عنہ سے پوچھئے شان معاویہ رضی اللہ عنہ
حیراں ہے کائنات سیاست پہ آپکی
بدباطنوں کے دل کے لئے ہیں سہام موت
دنیائے عشق بحر محبت خدا گواہ
آئینۂ سیاست و حکمت بھی آپ ہیں
دیوانۂ کمال نبی ہیں معاویہ رضی اللہ عنہ
پیری میں جس کی عالم اسلام کا شباب
تیغوں پہ اب وہ اگلا سا پانی نہیں رہا
اسلام تو وہی ہے مسلماں نہیں رہے
گردن کٹائے عزتِ ایماں کے واسطے

کب تک کرو گے مدح و ثنائے معاویہ رضی اللہ عنہ
ہو جاؤ جان و دل سے فدائے معاویہ رضی اللہ عنہ

جناب نور الحسن ضیاء
فیض آبادی
(بھارت)

خطاب : ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری

ناقل : مہدی معاویہ

امیر المؤمنین خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت شاہ صاحب مدظلہ نے ۲۱ فروری ۱۹۹۰ء کی شام کو نشتر میڈیکل کالج ملتان میں طلباء کی طرف سے منعقدہ جلسہ بیاد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ میں یہ خطاب فرمایا تھا جسے ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے (ادارہ)

الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا سبحانہ وتعالی عما یقولون علوا کبیرا واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ لا نبی بعدہ ولا رسول بعدہ ولا معصوم بعدہ ولا امام بعدہ ولا امۃ بعد امتہ صلی اللہ تبارک وتعالی علیہ وعلی الہ وازواجہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْھُمْ مَّوَدَّۃً وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ الرَّحِیْمٌ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

علماء کرام، اساتذہ گرامی اور جوانان رعنا گلگوں قبا! آج کا موضوع گفتگو آپ کے لئے بالکل نیا متنوع منفرد اور کچھ پریشان کن بھی ہو گا شاید! لیکن ہم فقیروں کے لئے یہ موضوع نہ صرف یہ کہ آشنا ہے بلکہ من بھاتا بھی۔

لفظ "معاویہ" عجمی سازش اور عجمی تدبیر کے ذریعے معتوب کیا گیا۔۔۔۔ لوگوں نے کہا کہ معاویہ کے معنی بھونکنے والا ہے

"قاموس" لغت کی ایک کتاب ہے اس میں معنی لکھے ہوئے ہیں الخطیب الاصدق زور آور مضبوط بیان کرنے والا خطیب سیدنا معاویہؓ کی شخصیت کے متعلق میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہوں گا ان شاء اللہ،

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے علم اور تقوی کے وارث ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی نیابت کے لئے ان کو خلافت کے منصب پر نامزد کیا۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ جانشین ہی نہیں بلکہ شش جہات کے معتبر بزرگ ہیں۔ چھ سمتوں میں سے ایک سمت بھی ایسی نہیں کہ اس نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ پر حرف گیری کی ہو۔ سب کی متفقہ شخصیت ہیں رسول اللہؐ کے نواسے ہیں، سیدنا علی کے صاحبزادے ہیں نامزد خلیفہ ہیں، سرور کائنات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم حسن مجتبی کو سات سال کی عمر میں منبر کی دائیں جانب کھڑا کرتے ہیں **یقبل الناس ابنی ھذا سید** لوگوں کی طرف منہ ہے اور فرماتے ہیں یاد رکھو **ابنی ھذا سید!** میرا یہ بیٹا سردار ہو گا۔ سیادت کی اہلیت سیادت کی کیفیت بچپن میں دیکھی اور اہلیت کا سرٹیفکیٹ دیدیا۔ سب سے بڑی بشارت کیا دی؟

ولعل اللہ ان یصلح بین فئتین عظیمتین من المسلمین مسلمانوں کے عظیم گروہوں کے درمیان میرا یہ بیٹا صلح کرائے گا۔ وہ دو عظیم گروہ کونسے ہیں؟ شیعان علی اور شیعان معاویہ۔۔۔۔ تاریخ کی کوئی ایک کتاب اٹھا کے دیکھ لو' اپنوں کی بیگانوں کی' دوستوں کی دشمنوں کی' عربوں کی عجمیوں کی' بین فئتین عظیمتین دو عظیم گروہوں کے درمیان! کونسے دو عظیم گروہ حق و باطل نہیں کہا کفر و اسلام نہیں کہا من المسلمین مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے درمیان۔ یہ کس نے کہا؟ سرور کائنات معلم انسانیت' احکم الناس' اعدل الناس' اقضی الناس' سب سے بڑے فیصلہ کرنے والے' لوگوں میں سب سے زیادہ عدل کرنے والے' پوری دنیا کے عظیم جج نے فیصلہ دیا' سنایا بھرے مجمع میں کہ میرا یہ بیٹا دو مسلمان گروہوں کے درمیان صلح کرائیگا شیعان علی اور شیعان معاویہ دونوں مسلمانوں کے گروہ ہیں' دونوں گروہوں کے قائد مسلمان ہیں۔ محض مسلمان نہیں بلکہ مسلمانوں کے عظیم الشان سردار ہیں۔ ان دونوں سرداروں کی باہمی چپقلش' نزاع' اختلاف' مجادلہ' مقاتلہ جو بھی کہہ لیجئے ان سب کو نمٹانے والا اور ایک مرکز پر لانے والا کون ہے؟۔۔۔۔ ابن علیؓ سبط رسولؐ سیدنا حسنؓ جس نے اپنے چالیس ہزار مسلح لشکر کے باوجود' اپنی تمام سیاست و شجاعت' ہمت و جرات اور اپنی بہادری کے باوجود کہا' جاؤ معاویہؓ سے کہہ دو سفید کاغذ پر دستخط کرالو جو چاہے لکھ کر بھیج دو مجھے منظور ہے۔ اور توجہ فرمایئے اباکی نامزد کردہ خلافت سے دستبرداری کرکے معاویہ کو (Power Hand over) اقتدار منتقل کردیا۔ پھر میں تمہیں بتاتا ہوں سیدنا علی مرتضیٰ جو صحابہ میں سب سے بڑے جج ہیں صرف صحابہ میں ہی نہیں بلکہ نبی کے بعد تمام انسانوں میں اقضی الناس کا خطاب دیا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے! انہوں نے اپنے بیٹے کو بغیر الیکشن اور بغیر کسی مشورہ کے خود فرمایا میرے قاتل کا بدلہ بھی لینا اور میرے بعد تم جانشین ہو تم نائب ہو۔ انہوں نے علی مرتضیٰ کی وہ امانت وہ بار خلافت وہ سیادت و قیادت کا جھومر جوان کے ماتھے پر سجا ہوا تھا وہ سب لیکر سیدنا معاویہ کی جھولی میں ڈال دیا۔ میں نے دیا نہ کسی مؤرخ نے دیا۔ خود سیدنا حسن نے دیا ہے اب جو سیدنا حسن کے فیصلہ کو نہیں مانتا وہ اپنے بارے میں خود فیصلہ کرے ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے اور جناب علی' مولا علی۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جس کے آقا و مولا ہیں علی اسکے آقا و مولی ہیں۔ ہمارے آقا ہیں علی' ہمارے مولی ہیں علی' انکے جوتوں کی نسبت سے ہماری ولایت علم و عمل' ولایت شعور و وجدان' ولایت فہم ادراک قائم ہے تا ابد لیکن **افتومنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض** تمہارے من میں آئے تو مان لو اور من میں نہ آئے تو تھوک دو۔ یہ بھی کیا بات ہوئی کہ علی کے ایک فیصلہ کو قبول کیا جائے اور دوسرے فیصلہ کو رد کردیا جائے۔ کون ہے کائنات میں جو علی کے فیصلہ کو رد کرے۔ سیدنا علی نے اپنے بیٹے سیدنا حسن کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا **لا تکرہوا امرۃ معاویہ** معاویہ کی حکومت کو ناپسند نہ کرنا **لو فقدتموہ** اگر تم اسکو کھو بیٹھے تو **لرائیتم الناس** تم دیکھو گے کہ لوگوں کی گردنیں یوں کٹ کٹ کر گریں گی جیسے شاخ سے ٹمٹماتا ہوا کے جھونکے سے گر جاتا ہے۔ اب ملایئے رسول اللہؐ کی پیشین گوئی انکی' سیادت اور سیدنا حسن کا

سید معاویہ کو پاور زہینڈ اوور کرنا

سیدنا علی کی نصیحت وصیت حکم ' آرڈر ' جو چاہے کہہ لو کہ معاویہ کی امارت کو ناپسند نہ کرنا ' یہ چار باتیں نہ کسی سنی کی ہیں نہ کسی غیر سنی کی ہیں یہ تو پوری امت کی ہیں ' نبی کی بات ' علی کی بات ' حسن کی بات ' میں نے نہ کسی دیو بندی کی بات کی ہے ' نہ کسی بریلوی ' اور اہلحدیث کی بات کی ہے ۔ یہ تو نبی کی بات ہے ' علی کی بات ہے ' علی کے نامزد خلیفہ سیدنا حسن کی بات ہے ۔ اب سیدنا حسن مجتبیٰ ابن مرتضیٰ صلوات اللہ علیہم ' نے خلافت دی معاویہ کو ' آپکو نصیحت کی سیدنا علی مرتضیٰ نے ' میں دہرا رہا ہوں ' مجھے تکرار کی بری عادت ہے اور آپ کو بھول جانیکی بری عادت ہے اس لئے تکرار بہت ضروری ہے اور سیادت کی ' صلح کی پیشین گوئی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کی سیدنا حسن کے متعلق جو صرف حسن نہیں ہیں ' بلکہ نامزد خلیفہ راشد ہیں ' اور یاران سرپل کے نزدیک امام منصوص ہیں ۔

امام مامور ہیں **قولہ قول اللہ لسانہ لسان اللہ وجہہ وجہ اللہ** اس عقیدے پر اعتماد کرنے والے لوگ ! محبت سے کہتا ہوں ' کہیں تو پاؤں میں ٹوپی رکھ کے کہتا ہوں کہ امام اول اور امام ثانی اور جس ذات کے قدموں کی دھول نے امامت بانٹی ' سرور کائنات سید رسل مولائے کل سید الاولین والاخرین صلی اللہ علیہ وسلم انکی پیشین گوئی کے بعد ' پیشین گوئی پہ عمل کے بعد ' نبی کے فیصلے کے بعد ' معاویہ کو برا کہنے کی کیوں ضرورت پیش آئی ۔ اگر ہمت ہے تو حسن کے فیصلے کو (Reject) مسترد کرو ' علی کی وصیت کو کنڈم کرو اور رسول اللہ کی بشارت کو ملیا میٹ کرو ۔ پتہ تو چلے کہ تم نے کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہے ۔ ہم جیسے فقیروں ' بے مایہ لوگوں کو مار کوٹ کر کے تسلی کرنے سے کیا فائدہ ملے گا مارو تو کوئی باکمال چیز مارو یا اس طرف یا اس طرف ' جنت یا جہنم یہ درمیان میں کیوں لٹکتے ہو ؟ ہماری اپنی کوئی بات نہیں ہے ۔ پیشین گوئی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ' نصیحت کی سب سے بڑے قاضی سیدنا علی نے ' عمل کیا حسن ابن علی نے ' جو محض حسن ابن علی نہیں ہے ' عرب کا شہزادہ نہیں ہے ' بنی ہاشم کا سردار نہیں ہے ' بقول کسے صرف مامور من اللہ ہے ۔ اسکی بات اللہ کی بات ہے ' اسکی بات کا انکار کرنا کفر ہے ' اس امام حسن نے اور وہ امام حسن جو بے اختیار امام حسن نہیں تھے انکے پاس چالیس ہزار فوج تھی چالیس ہزار کا لشکر جرار مسلح تھا جسکا کمانڈر یہودیوں کا پالتو مالک الاشتر نخعی تھا جسے ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہ ہوا سیدنا حسن کا معاویہ کو خلافت و حکومت منتقل کرنا ۔ سیدنا حسن نے تمام تر اختیارات کے باوجود خلافت کو سیدنا معاویہ کے سپرد کیا ۔ آج کے فاسق و فاجر اور جاہل محقق کا بڑا اعتراض یہی ہے کہ معاویہ کی خلافت ملوکیت تھی پھر پیچ و تاب کھاتے ہوئے کہتے ہیں ملوکیت اسلام میں نہیں ہے یا حسرتی ! ہم نے دنیا کے نظام ہائے ریاست پڑھے مگر اللہ کا نظام نہ پڑھا ۔ پڑھنے کی کوشش بھی نہیں کی ۔ چھٹا پارہ سورہ مائدہ کسی بھی عالم کی تفسیر اٹھالو

واذقال موسی لقومہ یقوم اذکرو نعمتہ اللہ علیکم اذجعل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکا (۲۰/ المائدہ)

ترجمہ اور جب کہا موسیٰ علیہ اسلام نے اپنی قوم کو اے میری قوم یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر جب پیدا کیے تم میں نبی اور بنا دیا تم کو بادشاہ (ترجمہ شیخ الھند)

اللہ تو ملوکیت کو نعمت کہتے ہیں، تم لعنت کہتے ہو۔۔۔ کیا کہنے آپ کے۔ علم کا بڑا زور ہے بھائی جس بات کو اللہ نعمت کہتے ہیں تم اسکو لعنت کہتے ہو یہ "علمی" بات نہیں تو اور کیا ہے اور ہم اس کو مسترد کریں تو پھر تم کہتے ہو مولانا! پلیز! پڑھی لکھی گفتگو کریں۔ ماڈرن سٹائل کی گفتگو کریں اب اللہ جس چیز کو نعمت کہتے ہیں تم اسکو لعنت کہتے ہو۔ میں تم سے کیا پڑھی لکھی گفتگو کروں اور اللہ پاک نعمت بھی ایسی فرماتے ہیں کہ میں نے جو تمہیں نعمت دی جہانوں میں کسی کو یہ نعمت نہیں دی اب معاویہؓ کی حکومت لعنت ہے تو بھائی تم کہہ سکتے ہو اپنے پاس تو اتنے مضبوط اعصاب موجود نہیں ہیں اور ہم تو دیکھتے ہیں کہ معاویہؓ کے پس منظر میں حسنؓ موجود ہیں انکے پس منظر میں سیدنا علیؓ ہیں انکے پس منظر میں سید الرسل مولائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اب میں کس کو گالی دوں مجھے بتایئے آخر معاویہؓ کے نام سے اتنی چڑ ہے تو کیوں؟ انہوں نے کسی سے کچھ چھینا ہے؟ مانگا ہے کسی سے 'کسی کو قتل کیا ہے 'لوٹا ہے 'کسی کو۔ انہوں نے تو کونین کے والیؐ کی نصیحت کو قبول کیا ہے اور خلافت قائم کر کے سادات بنی ہاشم سے لے کر ایک عام غریب آدمی تک سب کی خدمت کی ہے اور ہمت ہے تو مولا علی کے ارشاد گرامی اور لا تنکرو امرہ معاویہ اسکو تاریخ سے کھرچ کے دکھاؤ۔۔۔۔؟ ایک باب ہم نے مکمل کر لیا!

دوسرا باب! تاریخ معتبر ہے کہ قرآن حدیث؟ یہ تو تنقید کی بات ہے نا! قرآن حکیم 'حدیث مبارک اور ہسٹری ان تینوں کو ہم اگر ایک لائن میں کھڑا کر دیں تو یوں سمجھیے کہ قرآن حکیم آفتاب حدیث مبارک ماہتاب اور ہسٹری دو ایک دم دار ستارہ اگر میں بقائم ہوش و حواس تاریخ پر اعتبار کروں تو نہ قرآن آپ کا صحیح ہے اور نہ حدیث آپکی صحیح ہے اور نہ خدا آپکا صحیح ہے اور نہ رسول آپکا صحیح ہے اور رسول کی ۔تیئیس برس کی محنت ایک لاکھ چالیس ہزار صحابہ جو حیوانیت سے نکال کر انسانیت کا معیار قرار دیئے گئے وہ سارے کے سارے ختم ہو جائیں گے معاذا للہ تاریخ کو قبول کرنے کے لئے رجوع کرنا پڑے گا مجھے قرآن و حدیث کی طرف! تاریخ کی جو باتیں قرآن و حدیث کے مطابق ہوں گی میں انہیں بڑی محبت سے قبول کروں گا اور جو روائتیں حکایتیں' رذالتیں' قباحتیں قرآن و حدیث سے ٹکرائیں گی میں انہیں نہ صرف رد کروں گا بلکہ اپنے پاؤں سے مسلوں گا اس بری طرح سے مسلوں گا جیسے دیمک کو مسلا جاتا ہے کیونکہ وہ تاریخ نہیں ہے جھوٹ ہے تہمت ہے بہتان اور دشنام ہے انسانیت سے گری ہوئی باتیں ہیں

مثلا تاریخ کا ایک واقعہ آپ کو سناتا ہوں اللہ مجھے معاف کرے آپکو سنانے کیوجہ سے اور آپکو بھی سننے کیوجہ سے اسی تاریخ میں لکھا ہوا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپھی زاد بہن پر عاشق ہو گئے تھے۔ ہوئے کیسے؟ کہ ننگا نہاتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور پھر وہ زید جن کا پہلے ان سے نکاح کیا تھا انکو بڑے سٹائل سے گھوم گھما کے طلاق

دلوائی اور پھر شادی کرلی ۔۔۔۔۔۔۔ مان لوں؟ اور اس قسم کی روایت عمر کے بارے میں ہو انکی ماں کے بارے میں ہو بہن کے متعلق ہو یا بیٹی کے بارے میں ۔۔۔۔۔ معاذ اللہ مانوں؟ صرف اس لئے کہ ایک ٹیم کہتی ہے کہ صاحب یہ تاریخ کا حصہ ہے۔

آگے چلیے کسی کو نہیں چھوڑا اس تاریخ نے معاویہ تو آتے ہی چھٹے نمبر پر ہیں ابوبکر نہیں بچے عمر و عثمان نہیں بچے خود سیدنا علی نہیں بچے اسی تاریخ میں لکھا ہے کہ علی نے سیدہ فاطمہ کو بے یارومددگار چھوڑا اور خود چلے گئے۔ علی مرتضیٰ نے دوسری شادی کرنا چاہی اور وہ بھی کس سے؟ ابولہب کی بیٹی سے ۔۔۔۔۔ علی مرسی فاطمہ پر سوکن ڈالنے کا پروگرام بنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑا سب کچھ مانو' ایک بات مان لی ایک بات نہ مانی یہ بھی کیا بات ہوئی۔ تم جس پر مہر لگاؤ وہ صحیح اور جس پر مہر نہ لگاؤ وہ ہم نہ مانیں۔ اسکا نام نہ علم ہے نہ تاریخ نہ تحقیق نہ سیرۃ اسکو جہالت کہتے ہیں

قرآن حکیم نے صحابہ کے لئے ایک فیصلہ کیا ہے اور وہ فیصلہ اللہ کے علم کے مطابق ہے صحابہ کے عمل کے مطابق نہیں یاد رکھیئے گا یہ خط امتیاز ہے۔ اللہ نے جو صحابہ کے بارے میں فیصلہ دیا وہ اللہ کے علم کے مطابق ہے صحابہ کے عمل کے مطابق نہیں۔ اللہ کو انکی کوئی ادا بھا گئی کوئی بات انکی اچھی لگی پنجابی میں کہتے ہیں

کوجھا میں بچھا میں ۔۔۔ او نوں لگاں چنگا میں

اللہ پاک کو وہ اچھے کیوں لگے؟ میں نہیں جانتا کیوں لگے اچھے؟ میں نہیں جانتا میرے پاس کوئی دلیل کوئی ہسٹری کا ثبوت کچھ نہیں میرے پاس۔ قرآن حکیم ایک بات کہتا ہے کہ فتح مکہ سے پہلے کے مسلمان اور فتح مکہ سے بعد کے مسلمان سارے جنتی ہیں ہمارے لئے کوئی سرٹیفکیٹ کوئی گارنٹی کوئی سند کچھ بھی نہیں ہے تابعین کے لئے نہیں ہے صرف صحابہ کے لئے ہے۔ اور فتح مکہ کا نام لے کر اور باقاعدہ نام لے کے فتح مکہ کا **اعوذ باللہ من الشیطن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل اولئک اعظم درجت من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا و کلا وعد اللہ الحسنی** اللہ پاک فرماتے ہیں کہ فتح مکہ سے پہلے کے مسلمان اور بعد کے مسلمان یہ دونوں درجہ میں برابر نہیں ہیں مگر دونوں کے دونوں جنتی ہیں۔

اب تاریخ بنی امیہ اور بنی ہاشم کے متعلق یہ کہتی ہے کہ جناب ہاشم اور امیہ دونوں جڑواں پیدا ہوئے دونوں کی کمر جڑی ہوئی تھی تو پھر شمشیر آبدار سے دونوں کو جدا کیا گیا تب سے آج تک ان کے درمیان تلوار چلتی ہے۔

توجہ فرمائیے جناب ۔۔۔۔۔۔۔ میں طالب علم ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قیامت کے دن طالبعلموں کے ساتھ میرا حشر ہو طالب علم کی بڑی قدر ہے اللہ کے نزدیک بشرطیکہ طالب علم ہو "کلاشنکوفیا" نہ ہو طالب علم کی لہ کے دین میں بڑی قدر و منزلت ہے۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ان کے درمیان کبھی بھی تلوار نہیں چلی ہمیشہ محبت

رہی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صاحبہ ام حکیم بیضا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد جڑواں بہن بھائی پیدا ہوئے سیدہ ام حکیم بیضاء اور انکی بیٹی دونوں بنوامیہ کے ہاں بیاہی گئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن اروی یہ بیاہی گئیں ہیں عفان سے یہ پانچویں نمبر پر ہیں۔ ان کے بیٹے ہیں سیدنا عثمان۔ سیدنا عثمان اور سیدنا معاویہ آپس میں یوں سمجھ لیجیئے تایا چچا ہیں۔ ایک دادا کی اولاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک کی عثمان ایک کی اولاد سیدنا معاویہ ہیں حضرت معاویہ اور حضرت عثمان کے جد امجد ایک ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد ایک ہیں۔ یہ گیارہ قبیلے ہیں۔ ان سب کے جد امجد ایک ہیں اور یہ گیارہ کے گیارہ سیدنا اسماعیل علیہ اسلام کی اولاد ہیں مجھے زیادہ تو یاد نہیں ہے سعودیہ کا مسٹر فہد بھی اس جد کا فرد ہے نسل کے اعتبار سے بنی عدنان میں سے ہیں۔ اللہ تعالی حسب کے اعتبار سے بھی کر دے۔

میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ یہ کبھی نہیں لڑے آپس میں تین جنگیں ہوئیں ان تینوں جنگوں میں بنی امیہ کا بزرگ سردار ہے اور بنو ہاشم کے بزرگ انکے مددگار ہیں حرب فجار اس سے پہلی جنگ اور اس سے پہلے کی جنگ یہ تین جنگیں ہوئیں عرب قبائل کے درمیان، کوئی آدمی ثابت نہیں کر سکتا تاریخ سے کہ یہ آپس میں لڑے

حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہ جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے تایا جان تھے آخری جنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر بیٹھے ہوئے تھے یہ بنی ہاشم کے کمانڈر تھے سردار انکا اموی تھا تین سو ساٹھ دستے تھے ان سب کا سالار اموی تھا۔ بنی ہاشم اور بنی امیہ میں لڑائی نہیں تھی بلکہ آپس میں محبت تھی رشتہ داریاں تھیں میں تاریخ کا طالب علم ہوں مجھے کہیں نہیں ملا کہ بنی امیہ اور بنی ہاشم آپس میں لڑے ہیں اور انکو تلوار سے الگ کیا گیا ہے۔ محبت کرنے والوں اور پیار کی مہار چلانے والوں میں سیدنا امیر معاویہ پیدا ہوئے۔ پورے مکہ میں سے چند لوگ لکھنا جانتے تھے انہیں میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے نہایت خوشخط تھے پڑھے لکھے آدمی تھے مجھ سے پہلے ایک مقرر نے واقعہ بیان کیا ہے اسکا ایک حصہ رہ گیا ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ قلم اللہ اور اسکے رسول کے لئے تیار کیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کبھی اللہ کی مرضی کے بغیر حکم نہیں دیا اللہ نے اجازت دی تو میں نے حکم دیا میں حکم دیتا ہوں کہ اب تم اس سے اللہ کا دین پھیلاؤ اور اس کے ساتھ ہی فرمایا (یہ پہلی ملاقات کی بات ہے)

لو قمصک اللہ معاویہ وہ دن کیسا خوشی کا دن ہو گا کہ جب اللہ تجھے قمیص پہنائیں گے تو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک چھوٹا سا حجرہ تھا اس میں سیدہ کائنات اور سید کائنات اور ان دونوں رحمتوں کے درمیان سیدنا امیر معاویہ بیٹھے ہوئے تھے سیدہ رملہ اٹھ کر بیٹھ گئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ وا تعتہ معاویہ کو کوئی قمیص پہنائی جائے گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **نعم ولکن فیہ ھنات و ھنات** لیکن اس میں کچھ گڑ بڑ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں سے دعا کے لئے فرمایا کہ وہ جو گڑ بڑ ہے دور ہو جائے چنانچہ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ یا اللہ اسکی دنیا و آخرت بہتر فرما دے **واغفرلہ فی الاخرہ والاولی** اسکو دنیا میں بھی اور اخرت میں بھی معاف فرما **وجنبہ الردی** اور یہ جو ٹوٹ پھوٹ ہے اور گڑبڑ ہے وہ دور فرما

حضرت معاویہ نے جب اپنے دور حکومت میں کام کا آغاز کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عدل کرنا عدل کی ایک صورت ہے کہ کسی کا مال نہ لوٹا جائے کسی کو ناجائز جیل میں نہ ٹھونسا جائے کسی پر ناجائز مقدمے نہ کیے جائیں اور یہ کہ معاملات مشورے سے طے کیے جائیں اور انسانی حقوق کی پاسداری کی جائے خوشحال سٹیٹ ہونی چاہیے تو جناب دو واقعے عرض کرتا ہوں کہ ایک مائی صاحبہ جو بنو ہاشم سے تعلق رکھتی تھیں وہ آئیں اور کہنے لگیں معاویہ تو ایسا تو ایسا تو فلاں تو فلاں بڑی جھاڑ پلائی مائی صاحبہ نے وہ رشتہ میں پھوپھی لگتی تھیں سیدنا امیر معاویہ کی۔ تھیں بنو ہاشم میں سے۔ حضرت معاویہ فرمانے لگے یا امنا اب بہت ہو چکی فرمایئے آپ کیا کہتی ہیں کہنے لگیں کہ دو ہزار دینار تو اس لئے دے کہ میں غربا میں تقسیم کروں دو ہزار دینار اس لئے دے کہ میں کنواں لگواؤں پانی کا دو ہزار دینار اس لئے دے کہ سرائے بنواؤں فرمانے لگے اے اماں جان تشریف رکھیں انہیں گھر لے گئے خدمت کی چاکری کی اور اس کے بعد فرمانے لگے یہ چھ ہزار دینار جو آپ نے مانگے اور یہ چھ ہزار دینار مزید شاید کوئی کمی رہ گئی ہو تو انکو پورا فرماؤ اور یہ دو اونٹ بھی آپ کو دیتا ہوں یہ نوکر بھی ساتھ ہے جو کام ہو اس سے لیتے جایئے۔ آپ کے ذہن میں سوال پیدا ہو رہا ہو گا کہ جی یہ پیسہ کیوں دیا' اونٹ کیوں دیئے 'نوکر کیوں دیا ؟؟؟ بیت المال کا پیسہ تھا۔ تو جناب بیت المال کا پیسہ بیٹے کو تو نہیں دیا بھائی کو تو نہیں دیا رفاہ عامہ کے لئے دیا ہے اور سوشل ویلفیئر کسے کہتے ہیں ؟ پھر مائی صاحبہ نے خبرلی بری طرح سے۔ چلیے یہ تو پھوپھی تھیں شاید اس وجہ سے رعایت کی ہو گی۔ ایک صاحب جو صحابی نہیں نو مسلم ہیں یہ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں! حضرت معاویہ منبر پر آکر کہنے لگے لوگو! **اسمعوا واطیعوا** لوگو سنو اور اطاعت کرو۔ وہ نو مسلم اٹھ کر کھڑے ہو گئے کہنے لگے نہ میں سنتا ہوں اور نہ ہی اطاعت کرتا ہوں سیدنا معاویہ مسجد سے چلے گئے گھر جا کر نہائے واپس تشریف لائے پھر منبر پر بیٹھ گئے۔ فرمانے لگے کہ اب بتاؤ مانتے کیوں نہیں ہو اور سنتے کیوں نہیں ؟ وہ صاحب پھر کھڑے ہو گئے کہنے لگے یہ بتاؤ اب ذرا فقرہ پر غور فرمائیں ایسا فقرہ آپ نے کبھی کسی کو کہا نہیں ہو گا اور نہ ہی آپ کو کبھی کسی نے ایسی بات کہی ہو گی۔ اساتذہ گرامی بیٹھے ہوئے ہیں میرا خیال ہے کہ اگر انہیں ایسا فقرہ کہہ دیا جائے تو تھوڑا سا بھونچال ضرور آجائے گا۔ وہ کہنے لگے یہ جو بیت المال تو یوں بانٹتا ہے **اکسب ابوک ام ترک امک** یہ تیرے باپ کی کمائی ہے یا تیری ماں وراثت میں چھوڑ گئی ہے پہلے کہا **لا اسمع ولا اطیع** نہ سنتا ہوں اور نہ مانتا ہوں پھر کہا یہ بیت المال تیرے باپ کی کمائی ہے یا تیری ماں نے وراثت چھوڑی ہے

کوئی میرا دوست تاریخ کی چودہ کتابیں میرے پاس بھی ہیں اور آپ جو پڑھتے ہیں وہ بھی لے آئیے اور کسی ایک کتاب میں دکھائیے کہ سیدنا معاویہ نے تھپڑ تو درکنار تف بھی کہا ہو حیف بھی کہا ہو یا غضبناک ہوئے۔ لکھا ہے

تاریخ میں کہ فبکی معاویہ حضرت معاویہ رو پڑے حتی ابتلت لحیتہ حتی کہ ان کی داڑھی تر ہو گئی

ایک اور واقعہ سناتا ہوں بنو امیہ میں سے ایک بزرگ تھے عبد اللہ ابن عامر اور بنو ہاشم کے سید نا حضرت عبد اللہ ابن زبیر اور بنی ہاشم میں سے ہی حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار ایک اور بزرگ بنو ہاشم کی شاخ عدی سے سیدنا عبد اللہ ابن عمران سب کو عبادلہ اربعہ کہا جاتا ہے رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ تمام اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک سید نا معاویہ کا گذر ہوا۔ حضرت عبد اللہ ابن عامر حضرت عبد اللہ ابن عمر اور حضرت عبد اللہ ابن جعفر طیار جو حضرت علی کے بڑے بھائی کے بیٹے ہیں اور خاندان علی میں سب سے پہلے شہید ہیں۔ غزوہ تبوک میں جنکا ہاتھ کٹ گیا تھا اور پھر لٹکا ہوا تھا انہوں نے پاؤں کے نیچے رکھا اور تڑاخ سے اتار کر پھینک دیا کہ لٹکتا ہوا ہاتھ جہاد میں رکاوٹ نہ بنے۔ یہ سب حضرات اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور حضرت عبد اللہ ابن زبیر نہ کھڑے ہوئے اور بیٹھے رہے۔ اگر ملوکیت یا بادشاہت تھی تو اسکا تقاضا تھا کہ اسی وقت انکو پکڑ کے مروڑ دیا جاتا۔ لیکن ہوا کیا عبد اللہ ابن زبیر کو حضرت عبد اللہ ابن عامر نے کہا کہ بھائی تم کیوں نہیں اٹھے ؟

تمہیں کیا ہو گیا تو کہنے لگے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا

کہ جس کو یہ بات بڑی اچھی لگتی ہے کہ لوگ اس کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جائیں اسکو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے اس لئے میں نہیں اٹھا اب معاویہ تم بتاؤ تمہارے دل میں کیا ہے؟ فرمانے لگے حضرت معاویہ کہ الحمد للہ میرے دل میں یہ طلب نہیں ہے۔ تینوں واقعات حضرت معاویہ کی ذات کے بارے میں ہیں۔

اب عام زندگی میں خوشحالی کی طرف آئیے ! جامع مسجد دمشق میں دو مینار تھے ان پر دو آدمی مقرر تھے۔ عصر اور مغرب کے درمیان وہ کھڑے ہو کر روزانہ آواز دیتے کہ کوئی مسافر؟ کوئی نووارد؟ کوئی ایسا آدمی جو اس شہر میں آیا ہو اور یہاں اس کے متعلق کوئی آدمی نہ ہو' مسجد میں آجائے اس کے کھانے کا بندوبست کیا جائے گا ہر وہ بچہ جو پیدا ہو اس کے لئے آدمی مقرر تھے کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کی اطلاع بیت المال کے محاسب کو یا اس کے خزانچی کو دی جائے کہ وہ نام درج کرے اور اسکا وظیفہ مقرر کیا جائے۔ ہمارے ہاں تو انکم ٹیکس ہے ناجناب! کنڈی کھٹکھٹائی 'کوئی چپڑاسی صاحب آئے اور کہا جی دیکھو تمہارے خلاف مقدمہ درج ہو گیا ہے۔ یہاں کسی کو کچھ دینے کے لئے تو نوکر نہیں ہیں البتہ چھیننے کے لئے بہت سے نوکر رکھے ہیں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں حضرت ابو موسیٰ اشعری حج کے لئے گئے۔ ام المومنین سیدہ الطاہرات سیدہ کائنات عائشہ صدیقہ الطاہرہ بتول العذراء الحمیرا

کہا انکی خدمت میں جائیے اور انکو میرا سلام کہیے اور ان سے کہیں کہ میں جس حالت میں ہوں۔۔۔۔ حکمران کے بارے میں آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی نصیحت جو میرے علم میں نہ ہو مجھے فرمائیے۔ حضرت

ابو موسی اشعری حج پر گئے اور واپس آ گئے اور کہنے لگے میں نے پیغام دیا تھا اور اماں جان سے سلام عرض کیا تھا۔ انہوں نے یہ پیغام دیا ہے اور حدیث سنائی ہے **سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتجب**

کہ جب حکمران نے 'جس وڈیرے نے 'جس سردار نے اپنے اور لوگوں کی ضروریات کے درمیان حجاب قائم کیا پردہ حائل کیا 'رکاوٹ پیدا کی 'قیامت کے دن اللہ پاک اسکی اور اسکی ضروریات کے مابین پردہ حائل کر دیں گے۔ جب یہ حدیث سنائی حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ نے تو حضرت معاویہ رو پڑے اور اسی وقت حکم دیا کہ سب حکام کو بلاؤ۔ پھر سیدنا معاویہ نے ہر شہر میں ایسے لوگ مقرر کیے جو لوگوں کے گھروں میں جا کر کنڈی کھٹکھٹا کر کہیں کہ تمہاری ضروریات کیا ہیں؟

تاریخ کو پڑھنا ہے تو پھر تاریخ کے طالب علم بن کر پڑھو۔ ہاں اگر تم سیکولر مائنڈ بلڈ اپ کر چکے ہو اور اپروچ بھی سیکولر ہے تو پھر دونوں طرف سیکولرازم چلے ایک طرف نہیں۔

ہم یوم مئی کو شکاگو کے یہودی مرداروں کو شہدا کہتے ہیں یہ سیکولرازم ہے نا؟ ہم ان کی تعریف کرتے ہیں 'کرنی چاہیے ٹھیک ہے۔ ایک طبقے نے قربانی دی ہے مزدوروں کے کاز کو اس سے بڑا فائدہ پہنچا ہے یہودی النسل تھا مذہبا یہودی تھا اسکی یہودیت کا کمال ہے کہ اس نے شمالی ویت نام میں امن قائم کرنے کے لئے ننگا جلوس نکالا۔ کتنے بڑے لوگ ہیں یہ ہے سیکولرازم کا تقاضا ہے کہ امن قائم کرنے کے لئے ننگا ہوا جائے۔ سیکولرازم یہ نہیں کہتا کہ اگر کسی آدمی کی کوئی خوبی ہے تو اس کو ظاہر کیا جائے۔ سیکولرازم یہی بتاتا ہے کہ صرف کپڑے چنتے رہو اگر کسی دوست کو معاویہ سے مناسبت نہیں تو نہ ہو وہ جانے اور اس کا خدا جانے۔ ہم خدا کی طرف سے ٹھیکیدار تھوڑا ہی ہیں کہ ضرور منوائیں ہم نے منوانا نہیں بتائیں گے سنائیں گے اگر معاویہ میں کوئی خوبی ہے تو اسکو تسلیم کرنے میں تکلیف کیوں ہے۔ پھر حضرت معاویہ کا دور حکومت ۱۹ سال کچھ مہینوں پر مشتمل ہے تاریخ اسلام میں کسی خلیفہ راشد کا اتنا طویل دور حکومت ہو تو بتلاؤ ۶۵ صوبوں کا ملک ہے اور یہاں چار صوبے نہیں سنبھالے جاتے۔ یہ صوبے نہیں صوبیاں ہیں ادھر ۶۵ صوبوں کا ملک ہے ۶۷ لاکھ مربع میل کے حکمران ہیں۔ اگر ان بیچاروں سے کوئی غلطیاں ہو بھی گئیں تو یہ انسانی زندگی کے تقاضوں میں سے ہے بشری تقاضے ہیں۔ رہی نامی نیشن کی غلطی! تو یہ غلطی نہیں ہے جناب ہاں! ہاں! ذرا سنبھل کے۔ یہ تو علی کی سنت ہے جناب۔ محبت میں اتنا نہ بڑھ جائیے کہ آدمی حقیقتیں بھولنا شروع ہو جائے بیٹے کی نام زدگی تاریخ اسلام میں سب سے پہلے سیدنا علی نے کی ہے اگر یہ گناہ ہے تو پھر ہمت کرو آؤ! پھر بتاؤ کہ کون کون گناہ گار ہے۔ ایک کو نہ کہو سب کو کہو اور اگر نام زدگی حرام ہے تو پھر قرآن وحدیث سے دکھاؤ یہ ہماری درخواستیں ہیں ہم ہاتھ جوڑ کے عرض کرتے ہیں کہ بھائی اگر قرآن وحدیث میں نام زدگی حرام ہے تو پھر ہمیں بھی بتاؤ ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے اور اپنے موقف سے پیچھے ہٹ جائیں گے اور اگر نامی نیشن گناہ نہیں ہے۔ تو پھر کسی کے لئے بھی

گناہ نہیں ہے اور یقیناً گناہ نہیں ہے۔ خود سرور کائنات اعلم الناس معلم الناس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نامی نیشن کی ہے۔ کہیں انتخاب ہو تو بتاؤ ابوبکر کی نامی نیشن کے لئے ووٹ نہیں مانگا عمر کا ووٹ نہیں مانگا حسن و حسین کا ووٹ نہیں مانگا خاندان غیر خاندان میں سے کسی کی رائے تک نہیں لی اسی طرح سیدنا حسن نے حضرت امیر معاویہ کو پاور ہینڈ اوور کرنے کے لئے کوئی رائے نہیں لی درمیان میں یہ ایک ضمنی پر کردوں یہ آپکی محبت بھری محترمہ جمہوریت کہاں سے ٹپک پڑی؟ یہ کہاں سے آ گئی۔ علی مرتضیٰ کے گھر میں تو آپ کو جمہوریت اچھی نہیں لگتی لیکن جونہی یہ سب کچھ حضرت معاویہ کے پاس جائے تو آپ کہتے ہیں جی جمہوریت! بھئی وہاں بھی تو اس کا اطلاق کرو! اگر جمہوریت اسلام میں ہے تو پھر ہر طرف۔ اور جناب جب ہوا میٹھی میٹھی ٹھنڈی ہو اور ساون کا مہینہ ہو تو میرے پیارے حکمران کو بھی لگتی ہے یہ ایسی بھی کیا لکھنؤیت ہے۔ جناب ذرا اس کے بانکپن اسکی قرمزی کٹی ہوئی نشیلی اداؤں کا بھی پوسٹ مارٹم کیجئے۔

ابوبکر کو مصلی پر کھڑا کر دیا گیا علی کو رسول اللہ نے کیوں نہیں کھڑا کیا ہم نے روکا تھا۔۔۔؟ سترہ نمازیں ابوبکر نے پڑھائیں؟ ہم نے پڑھوائیں؟ اور وہ بازوئے خیبر شکن اگر اسکا حق تھا شرعا۔۔۔۔۔۔ خدا کی طرف سے فیصلہ ہو چکا تھا۔ غدیر خم پر اگر فیصلہ ہو چکا تھا

علی نے سترہ نمازیں ابوبکر کے پیچھے کیوں پڑھیں۔ مت پڑھتے جب عمر نے کہا کہ محمد معاذ اللہ کسی کے کہنے کے مطابق کہ عمر نے کہا کہ محمد ہذیان بکتا ہے تو علی کیوں چپ رہے؟ یہاں بے نظیر صاحبہ کو اگر کوئی کہے تو انتڑیاں باہر آ جاتی ہیں نواز شریف کو کوئی گالی دے تو اسکا سر پھوڑ دیا جاتا ہے محبت کیوجہ سے ہے نا؟ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں پڑتی رہیں اور مولا علی تماشہ دیکھتے رہے۔ عمر نے بے عزتی کی تو تماشہ دیکھتے رہے۔ میرے ابا پر بمبئی میں خنجر سے ایک آدمی نے حملہ کیا ایک پٹھان تھا بچہ نور وہ کود کر آگے آیا خنجر اسکے پیٹ میں لگا انتڑیاں باہر نکل آئیں۔ اپنے ہاتھوں میں انتڑیاں اٹھا کے کہنے لگا کہ شاہ جی میں تو قربان ہو گیا۔ ہمارا باپ رسول اللہ کے سامنے کیا حیثیت رکھتا ہے نبی جس گھوڑے پر سوار ہو نہیں جس گدھے پر سوار ہو جائے اس گدھے کی دم پر جو میل لگی ہوئی ہے کروڑوں اربوں عطاء اللہ اس پر قربان اگر اس کے لئے محبت کا اتنا جذبہ ہے اسکی بے عزتی ہو رہی ہے جان خطرے میں ہے اور لوگ یوں قربان ہو رہے ہیں۔ سیدنا علی مرتضیٰ کے سامنے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو خطرے میں تھی تو علی قربان ہو جاتے لیکن ایسا نہیں ہے۔ پھر ایک سوال ہے کہ ایک آدمی ایک نظریہ ایجاد کرتا ہے اس پر محنت کرتا ہے اسکے ماننے والے بڑھتے ہیں یہاں تک کہ سٹیٹ پر قابض ہو جاتا ہے وہ اسکو چلاتا ہے ۔۔۔۔۔۔ کارل مارکس برطانیہ میں اینگلز کے ہاں بھیک مانگتا رہا ہے۔ ٹکڑے اس کے کھاتا رہا ہے۔ نظریہ سرمایہ داروں کے خلاف ایجاد کیا ٹکڑے سرمایہ دار کے کھائے۔ اور رگڑا بھی سرمایہ دار کو وہاں انقلاب آج تک

نہیں آسکا لیکن ۱۹۱۷ء میں یہاں انقلاب آگیا اس کے ماننے والے پیدا ہوئے اب اس نظریے کے خلاف جہاں بھی کوئی کام کر رہا ہو وہ اسکو کسی بھی طریقہ سے صاف کر دیتے ہیں۔ کارل مارکس کو برا کہنے سے تکلیف ہوتی ہے سٹالن کو برا کہیں یا لینن کو تو تکلیف ہوتی ہے اور وہ دوست جو اشتراکیت کو قبول کرتے ہیں اگر انکو گالی دو تو انکو تکلیف وتی ہے۔ اور سٹالن اور لینن کو ماننے والے ان پر اندھا اعتماد کرتے ہیں۔ سٹالن اور لینن نے اپنے ماننے والوں کو کامریڈ کہا یہ پہلی جماعت ہے جس نے کارل مارکس کے نظریہ کو برپا کیا اور یہ دنیا کے عظیم سچوں کی جماعت ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کوئی آدمی نبی نہیں مانتا ایک فاؤنڈر کو مانتا ہے ایک نظریے کے بانی کو مانتا ہے اس نظریے کو قبول کرنے والے لوگ پیدا ہوئے انہوں نے اس کے لئے قربانیاں دیں ماریں کھائیں گھر چھوڑا وطن چھوڑا عزت و آبرو تیاگ دی بیویاں ذبح کرا دیں اپنی ماؤں بہنوں کی شرمگاہوں پر نیزے مروائے قبول کر لیے سب کچھ قربان کر دیا اور نظریے کے بانی نے انکو سچا کہا کہ یہ میرے وفادار ہیں۔ اب اگر میں پندرھویں صدی میں اٹھ کر کہوں کہ میری بیس سال کی ریسرچ کا نچوڑ یہ ہے اور جناب میں نے شب و روز مطالعہ کیا میں نے دنیا کی لائبریریاں کھنگال ڈالیں اور میں نے ان کتابوں کی سطور کو' اوراق کو ازبر کر لیا ہے میں نے ایک ایک دائرے پر نشان لگا دیا ہے۔ کیا؟ کہ وہ لوگ سچے نہیں تھے مان لوں میں؟ سٹالن کے دوستوں کو سچا مان لوں اور ابراہم لنکن کے ماننے والوں کو سچا مان لوں؟ قائد اعظم کے ماننے والوں کو سچا مان لوں عطا اللہ شاہ بخاری کے ماننے والوں کو سچا مان لوں اور محمد رسول اللہ کے ماننے والوں کو جھوٹا کہوں؟

خدا جانے تمہیں کیا ہو گیا ہے
خرد بیزار دل سے دل خرد سے

اس کا نام ریسرچ ہے؟ پھر ہمارا یہ دین جو قیامت تک رہنا ہے اگر اسکی ابتدا ہی جھوٹ سے ہوتی ہو تو انتہا سچ کیسے؟ اور پھر آج کے دن یہ دین سچا کیسے؟ اگر اس کی پہلی جماعت جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مان کیا ہے اور بدر کے مقام پہ کہا تھا کہ انکو اگر شکست ہو گئی تو اس دھرتی پر تیری عبادت کرنیوالا کوئی نہ رہیگا اور کھڑے ہو کر دعا نہیں مانگی نہ غار میں چھپ کے! سجدہ میں گر کے مٹی پر یہاں تک کہ آنسوؤں سے مٹی کیچڑ بن گئی

اللھم ان تھلک ھذہ العصابۃ ہذا الوصابتہ اے اللہ یہ میری تھوڑی سی جماعت اگر ہلاک ہو جاتی ہے تو پھر توحید کوئی نہیں بیان کر سکے گا

نبی جھوٹوں کے لئے دعا مانگ رہے تھے' منافقوں کے لئے؟ عقل بھی نہیں مانتی دین تو در کنار جناب محترم! جو دین قیامت تک رہنا ہے اس دین کو تو سچوں کی ضرورت ہے ہم جیسے جھوٹوں کی ضرورت نہیں۔ اسی لئے یہ دین قائم ہی تب ہوا جب انتہائی سچے لوگوں نے اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا

اور پھر امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ کو خط لکھتے ہیں وہ فرماتے ہیں معاویہ! **ربنا و ربکم واحد نبینا و نبیکم واحد کتابنا و کتابکم واحد اما الاختلاف فی قصاص عثمان**
ہمارا تمہارا رب ایک ہے ہمارا اور تمہارا نبی ایک ہے ہماری تمہاری کتاب ایک ہے تیرا میرا اختلاف عثمان کے خون کا بدلہ لینے کے طریقہ کار پر ہے۔ یہ تاریخ نہیں ہے کیا؟

میں طالب علم ہوں بھائی! مجھے کوئی تاریخ میں دکھا دیجئے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے پورے ساڑھے چار سالہ دور خلافت میں حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق کوئی ایک برا لفظ کہا ہو اور یہ بات بھی چیلنج کرتا ہوں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اپنے پورے بیس سالہ دور خلافت میں ایک واقعہ اور ایک جملہ ایسا بتاؤ کہ انہوں نے سیدنا علی کی توہین کی ہو۔ اور یہاں پراپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ اجی منبروں پر گالیاں دی جاتی رہیں۔ پراپیگیٹ کیا گیا اس بات کو کہ گالی دی گئی بھئی کونسی گالی دی گئی؟ نام لو نا ذرا! ابو تراب گالی ہے کیا؟ ابو تراب کس نے کہا علی رضی اللہ عنہ کو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے! اگر کوئی ابالحسن کہنے کی بجائے یا ابا تراب کہہ دے تو یہ گالی ہے؟ اس کے علاوہ کوئی میرا دوست ڈھونڈے۔ ہاں بالکل جب تک میں زندہ ہوں کسی مسلک کے دوست کو اگر وہ گالیاں مل جائیں جو حضرت علی کو دیجاتی تھیں' جو معاویہ اور ان کے دوستوں نے کہی ہیں مجھے ڈھونڈ دو تاکہ میں اپنے مسلک کو تبدیل کرلوں۔ کتنی اچھی بات ہے کہ میں ان دوستوں کے ساتھ مل جاؤں جو انہیں اچھا نہیں سمجھتے۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ اس ابو تراب کے سوا کوئی ایک جملہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے علی مرتضیٰ کو نہیں کہا باقی یہ بات کہ جب دو آدمی آپس میں لڑتے ہیں تو ایک حق پر ہوتا ہے اور ایک باطل پر۔ یہ خود ساختہ فلسفہ ہے

یہ مفروضہ آپ نے کہاں سے گھڑ لیا کہ دو لڑنے والے ان میں سے ایک ہمیشہ حق پر ہوتا ہے اور ایک ہمیشہ باطل پر۔ دو لڑنے والے دونوں سچے ہو سکتے ہیں' دونوں جھوٹے ہو سکتے ہیں۔ دو لڑنے والے غلط فہمی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ دونوں میں سے کوئی ایک غلط فہمی کا شکار ہو سکتا ہے۔ یہ سبائی اور رافضی اختراع ہے ایک ضرور جھوٹا اور ایک ضرور سچا ہوگا؟ کتاب اللہ 'سنت رسول اللہ 'سیدنا علی کا قول' خاندان اہلبیت کا کوئی جملہ 'کوئی کلمہ' تاریخ میں ہے خود ہی گھڑ لیا

یا سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ کے ساتھ جنگ کی اور کہا ہو کہ عائشہ باطل پر ہے یا سیدنا علی مرتضیٰ نے معاویہ کو باطل کہا ہو؟ باغی' فاسق' سلطان جائر یا کوئی اور جملہ کہا ہو تو لاؤ میں بھی دیکھوں۔

کیا نبی کے تربیت یافتہ ہمارے جیسے اخلاق کے مالک تھے؟ نشتر میڈیکل کالج کے اساتذہ طلباء ہم مولوی وغیرہ ہمارے جیسے اخلاق بھی نبی کریم ان میں پیدا نہیں فرما سکے یہ پندرہ سو سال بعد ہمیں تو اخلاق کی بلندیوں پر فائز ہونے کا دعوی ہے کیا ہم آنکھوں پر پٹی باندھ کر جو کچھ کیا جائے اسے مان لیں؟

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہاشم اور امیہ کی پشتیں آپس میں جڑی ہوئی تھیں تلوار سے انکو جدا کیا گیا لہٰذا قیامت تک ان میں لڑائی پیدا ہو گئی نجانے کس کتاب میں لکھا ہے کہاں لکھا ہے **سیعلمون غدا من الکذاب الاشر** یہ بن باپ اور بن ماں کی روایت نجانے کہاں سے اٹھالائے اور اگر ہم اس جھوٹ کو مان بھی لیں کہ دونوں بھائیوں کی پشتیں آپس میں جڑی ہوئی تھیں اور تلوار سے انکو علیحدہ کیا گیا تو پھر کیا بغض رکھنے والے آپس میں بیٹیاں دیتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن بی بی اروہ عفان کی بیوی ہیں اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں سیدنا عثمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سیدنا علی کے بھانجے ہیں اور پھر جناب سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بی بی ام حبیبہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے عقد میں آئیں تو اپنے والد کے اسلام لانے سے پہلے آئیں لیکن کہیں کوئی اعتراف نہیں ملتا بات جھگڑے کی نہیں سمجھنے سمجھانے کی ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں دین کی بات اپنی طرف سے نہیں کرتا جو اللہ کہتا ہے وہی کہتا ہوں اور نبی علیہ اسلام سے بڑا مجتہد کوئی نہیں ہوتا تمام امت کے علماو فقہا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی اجتہاد بھی کرتا ہے اور نبی کا اجتہاد کبھی غلط نہیں ہوتا

اور اجتہاد کو خطا قرار دینے کا شوق تو آجکل بہت زور سے چل رہا ہے خصوصا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے معاملہ میں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ان کا اجتہاد عنادی تھا اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اجتہاد خطائی تھا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہمارا جو مسلک اور عقیدہ و نظریہ ہے وہ قرآن کی اس آیت کے ماتحت ہے جو ہمیشہ میں آپ کے سامنے پڑھا کرتا ہوں کہ فتح مکہ سے پہلے والے مسلمان اور ان کا انفاق و اجتہاد وہی ان کا درجہ بڑھانے کے لئے سب سے بڑی دلیل ہے اور وہ بہت اعلی درجہ کے مسلمان ہیں مگر فتح مکہ کے بعد کے لوگ وہ بھی کم درجہ کے نہیں فتح مکہ سے پہلے کہ لوگ ان سے بڑے ہیں مگر فتح مکہ کے بعد کے لوگ اپنے بعد تمام آنے والے لوگوں سے بڑے ہیں یہ عجیب بات ہے کہ اس دور کے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اہل حق ہیں۔

وہ شخص جو صحابی رسول ہے جو پروردہ رسول ہے وہ جو نبی کا تربیت یافتہ ہے اور رسالت کی گود میں جس نے شعور و ایمان کی آنکھ کھولی ہے اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے کہ وہ حق پر نہیں ہے؟ سمجھنے کی بات ہے! ہم سیدنا معاویہ کو اس لئے حق پر کہتے ہیں کہ وہ صحابی رسول ہیں ہاں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان آپ کی عظمت و بزرگی آپ کی اولیت وسا بقیت آپ کی بلندی و برتری کو کون نہیں مانتا۔ سیدنا معاویہ سے درجات میں فضائل میں شمائل و محامد میں بہت بلند و برتر ہیں اور انہوں نے کبھی سیدنا معاویہ کو برا نہیں کہا نا حق نہیں کہا کہیں ایک جملہ نہیں کہا۔

میں روافض سے نہیں بلکہ سنیوں سے کہہ رہا ہوں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہیں کہا ہو کہ معاویہ ایسا ہے

ایسا ہے نہیں کہیں ایک جملہ نہیں آپ کو ملے گا اور یاران پیکر ظلم و تشدد سے ایک سوال ہے کہ پہلا امام علی اور دوسرا حسن اور امامت کے متعلق ان کا عقیدہ و نظریہ یہ ہے کہ **الامام ماموروں من اللہ و مبعوث مفترض السمع والطاعتہ** کہ امام مامور من اللہ ہوتا ہے مبعوث ہوتا ہے اسکی اطاعت فرض ہوتی ہے امام حسن نے سیدنا معاویہ کی بیعت کرلی اب امام حسن ان کے عقیدہ کے مطابق مامور ہیں ہمارے عقیدے کے مطابق تو ماموریت ختم ہے کوئی مامور من اللہ کائنات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں ہوگا ہمارے عقیدہ کے مطابق ماموریت مبعوثیت اور وحی کا سلسلہ بند ہے لیکن سیدنا حسن جن ہم وطنوں کے نزدیک امام ہیں مامور من اللہ ہیں حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرسکتے ہیں جنہیں شریعت میں تبدیلی کا حق ہے انہوں نے سیدنا معاویہ کی بیعت کی ہے ان کی آپ لوگوں کے ہاں کیا پوزیشن ہے ؟ ہمیں گالی دینے سے پہلے سوچو اور فیصلہ کرو ان کے بارے میں کیا رائے ہے تمہاری ؟ ہم تو ان کے فیصلہ کو مانتے ہیں

سیدنا علی ابن ابی طالب نے اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی لا تکرہ امرتہ معاویہ میرے بیٹے یاد رکھنا معاویہ کی امارت کو ناپسند نہ کرنا باپ کہتا ہے کہ معاویہ کی امارت کو ناپسند نہ کرنا اور بیٹے نے بعد میں معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی جی ہاں ! اور میں یہ بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ انہوں نے مال کے بدلے میں صلح کرلی ایسا ہرگز نہیں ہے !

سیدنا حسن نے حضرت معاویہ کو خلافت کا اہل سمجھتے ہوئے یہ وراثت سپرد کی ہے۔ خلافت امت .بعضوں کے نزدیک امامت کبری اور .بعضوں کے نزدیک امامت صغری ہے ! اہل سمجھتے ہوئے سپرد کی ہے نا اہل سمجھتے ہوئے نہیں اور ہمارے جو دوست کہتے ہیں کہ جناب وہ خلافت نہیں بادشاہت تھی ایک بات ان سے پوچھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ امارت کی بشارت دی **یامعاویہ ان ولیت امر یا معاویہ ان ملکت امر ان ولیت امرا** تین لفظوں کے ساتھ تین روائیتیں ہیں اگر سیدنا معاویہ کا دور حکومت غلط تھا دنیا داری کی بادشاہت تھی قیصریت و کسرائیت تھی تو پھر حضور علیہ الصلوۃ والسلام یہ بھی فرمادیتے کہ اگر تجھے دنیاداری کی قیصریت و کسرائیت ملے لیکن یہ نہیں فرمایا بلکہ فرمایا **ان ولیت امرا ان ولیت امرا ان ملکت امرا فاتق اللہ واعدل بین الناس** کہ تقوی اختیار کرنا اور لوگوں میں عدل قائم کرنا

میں تاریخ کا طالب علم ہوں ہرچند کہ تمام صحابہ تاریخ کے ذریعے نہیں پہچاننے بلکہ قرآن و سنت کی روشنی میں پہچاننے ہیں لیکن اگر کسی کو شوق چرائے تو وہ تاریخ کا مطالعہ کرے ہم اس سے گفتگو کے لئے حاضر ہیں بحث و مناظرہ نہیں بڑے پیار اور محبت سے اور تاریخ کے حوالوں سے۔ سوال یہ ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات پر چلے یا آپ کی بات کے خلاف چلے اس معاملہ میں انصاف آپ نے کرنا ہے

لے دے کے صرف ایک بڑی بات رہ جاتی ہے کہ جناب بیٹے کو نامزد کردیا یہ بات واقعی بڑی عجیب و غریب ہے

کیا بیٹے کو نامزد کرنا اسلام میں کفر ہے قرآن پاک احادیث مبارکہ اور جتنی بھی متعداول وغیر متعداول کتب ہیں ان کو ملاحظہ فرمایئے اپنے اپنے پسندیدہ بزرگوں کے پاس جایئے اور ان سے درخواست کیجئے کہ قرآن وحدیث میں کہیں ایک جملہ دکھادیں کہ لکھا ہو کہ جو اپنے بیٹے کو نامزد کرے گا اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ ہم نے تو ایسا کہیں نہیں پڑھا اور نہ سنا ہے کہ اپنے بیٹے کو نامزد کرنا حرام ہے یہ آپ کے دل و دماغ پر دراصل جمہوریت کا عفریت مسلط کر دیا گیا ہے۔ یہ جمہوریت کا بھوت آپ کو گھما رہا ہے چکر پہ چکر دے رہا ہے۔ اب معترضین کے سامنے سے پردے ہٹانے کی کوشش کریں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو نامزد کیا تو وہ کہیں گے اجی یہ تو کوفیوں نے پوچھا تھا تو وہاں بھی شامیوں نے پوچھا تھا اگر کوفیوں کے پوچھنے سے سیدنا علی کے بیٹے کو خلافت دی جاسکتی ہے تو پھر شامیوں کے پوچھنے پر معاویہ کے بیٹے کو خلافت کیوں نہیں دی جاسکتی۔ بات تو پھر کوفے اور شام والوں کی ہوگئی نا! شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی **اللھم بارک فی یمننا وفی شامنا** اور احادیث میں ایسی روایات ملتی ہیں کہ ابدال جو صوفیا کا ایک خاص گروہ ہیں وہ شام میں ہوں گے کوفے میں نہیں ہوں گے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شام والوں کو دعا دیتے ہوئے فرمایا **ھم الطائفتہ المنصورہ** کہ یہ مدد یافتہ نصرت یافتہ گروہ ہے جو ان کے مقابلہ پر آئے گا اللہ تبارک وتعالی ان پر اسکو فتح ونصرت عطا فرمائے گا

تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ جناب سیدنا حسن اور سیدنا حسین صلوات اللہ علیہما سال میں دو مرتبہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں جایا کرتے تھے وکان یکرمھما اور سیدنا امیر معاویہ ان دونوں حضرات کا اکرام کیا کرتے تھے ویعظیمھما اور ان کو بہت سا مال پیش کیا کرتے تھے اور وہ قبول کیا کرتے تھے تم تاریخ کی کتابوں سے یہ بات تلاش کر کے دکھاؤ کہ معاویہ کے دیئے ہوئے مال کو حسن وحسین نے واپس کیا ہو ایک دفعہ بھی رد کیا ہو بلکہ ہوا یوں کہ بیس لاکھ دینار سیدنا معاویہ نے دیئے سیدنا حسن شام سے چلے ساتھ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار بھی تھے چلتے چلتے راستے میں غریب مسلمانوں میں تقسیم کرتے کرتے مدینہ طیبہ سے سو میل ورے وہ دولت ختم ہوگئی پھر رات وہیں پڑاؤ کیا اور عبداللہ بن جعفر طیار جو سیدنا حسن کے بہنوئی بھی ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی کے بیٹے بھی انہیں شام واپس بھیجا کہ جاؤ اور امیر معاویہ سے دوبارہ مال لیکر آؤ چنانچہ حضرت عبداللہ وہاں پہنچے اور کہنے لگے یا امیر المومنین کچھ رقم اور دیجئے فرمانے لگے ابھی تو کچھ دن پہلے لے کر گئے تھے انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ان کے پاس کچھ نہیں رہا امیر معاویہ نے طنز لطیف سے کہا **لاخیر فی الاسراف** کہ اسراف میں خیر نہیں ہے اور یہ کہہ کر دو لاکھ اور ہدیہ دے دیا عبداللہ بن جعفر طیار دوبارہ وہاں پہنچے اور بتایا کہ میں نے امیر المومنین سے کہا اور انہوں نے مجھے یوں الفاظ کہے ہیں **لاخیر فی الاسراف** تو سیدنا حسن نے جوابا کہا **لا اسراف فی الخیر** کہ خیر کے بانٹنے میں اسراف نہیں ہے اور قرآن نے تو دولت کو خیر ہی کہا ہے۔ جیسے آتا ہے قرآن پاک میں **وانہ لحب الخیر لشدید** قرآن نے تو